سوال

(519) مستورات کو ٹاکیز سینما وغیرہ دکھلانا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مستورات کو ٹاکیز سینما وغیرہ دکھلانا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مستورات کو ایسی مجالس میں لے جانا، ان کو ذہنیت پر برا اثر ڈالتا ہے ۔

نوٹ

سینما بائیسکوپ فلم آج کل بڑے وسیع پیمانے پر بطور تجارت وروزگار کے اپنایا جارہا ہے جس میں بے شمار منکرات ہیں ان کی تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل تشریح ملاحظہ کیجیئے ۔

تشریح

(از قلم حضرت العلام مولانا ابوالفضل عبدالحنان صادہلوی)

مغربی دنیا فخر کرتی ہے اوراسے ناز ہے کہ وہ اپنے علوم وفنون اور ایجادات سے تمام بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا رہی ہے لیکن اہل مغرب نے کبھی اس پر غور کیا ہے کہ ان کے علوم و فنون سے دنیا کو نقصان کس قدر پہنچ رہے ہیں ۔

یورپ کے علوم وفنون اور اس کی ایجادات واختراعات کی منفعت بخشی کے ہم معترف اور قائل ہیں اس نے بری وبحری و شوار گذار راستوں کو آسان سے آسان تر کردیا انسان آسمان پر اڑنے لگا زمین کی طویل مسافتیں چند دنوں اور گھنٹوں میں طے کی جانے لگیں چند منٹوں بلکہ لمحوں میں دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک دم بدم کی خبریں اور تقریریں سن سکتا ہے یہ سب کچھ صحیح اور بجا مگران علوم وفنون کی ایجاد واختراع کی روزافزوں ترقی ہی نے یورپ کی جوع الارضی کو اس قدر تیز کردیا ہے کہ اسے کسی طرح قناعت نہیں ہوتی اہل یورپ نے تقریباً تمام مشرقی قوموں کا اپنا غلام اور محکوم بنا لیا ہے اور اگر کوئی قوم خوش نصیبی سے اب تک ان کی گرفت سے بچی ہوئی ہے تو نہیں کہا جاسکتا، کہ ان کی

آزادی بھی کب تک برقرار رہے۔

بہاور حبشیوں کی دردناک تباہی کا جگر پاش منظر بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے ، حبشیوں کو اطالیوں کی تہذیب وشائستگی اوران کی شجاعت ومردانگی نے نہیں بلکہ تباہ کن ایجادات واختراعات نے غارت کیا جنگیں پہلے بھی ہوا کرتی تھیں لیکن پہلے نہ اس درجہ ہوس ملک گیری تھی نہ ایسے تباہ کن حالات کے کہ آنا فاناً میں ساری دنیا میں امن وامان درہم وبرہم ہو جائے یہ سب یورپ کے علوم وفنون اوراس کی ایجادواختراع سے صرف امن وامان ہی کو نقصان نہیں پہنچ رہا ہے بلکہ مذہب واخلاق اور تہذیب وشرافت کی وہ تباہی ہورہی ہے کہ الامان والحفیظ۔

سینما یورپ کی ایک عالم فریب مخرب اخلاق ایجاد ہے پہلے تو تصویریں جانداروں کی طرح صرف نقل وحرکت ہی کرتی تھیں لیکن سنا ہے کہ اب وہ باتیں کرنے اور گانے بھی لگی ہیں اس سے اس کی دلآویزی میں بیش ازبیش اضافہ ہوگیا ہے یہ ایجاد بھی اپنے اندر بہت سی تباہیوں اور بربادیوں کا سامان رکھتی ہے جہاں یورپ اورامریکہ سے بہت سی وبائیں ہندوستان میں آئیں سینما بھی آیا یورپ اورامریکہ کی خوش حالی ، دولت مندی فارغ البالی کی انتہا نہیں ہے وہاں مال ودولت کی بارش ہوتی ہے اس کے برعکس ہندوستان مفلس وقلاش ہے نوے فی صد آدمیوں کو بھی دونوں وقت پیٹ بھر کر روٹی نہیں ملتی لیکن سینما رکی دل چسپیوں کا یہ حال ہے کہ دن بھر مزدوری کرکے تین چار آنے پیسے کمانے والا بھی سینما دیکھے بغیر نہیں رہتا خواہ اس کے اہل واعیال رات کو بھوکے س جایا کرتے ہوں ، سینما نے جہاں ہندوستان کو مالی تباہی وبربادی کے گڑھے میں دھکیل دیا ہے وہاں ہندوستانی شرافت و تہذیب جنازہ بھی نکال دیا ہے بداخلاقی وبے حیائی عام کردی ہے اب سینما کی تباہ کاریا وبرق پاشیاں مردوں سے گذر کر عورتوں تک پہنچ چکی ہیں ہزاروں شریف گھرانوں کی بہو ، بیٹیاں سینما میں جاتی ہیں اور نہایت دیدہ دلیری اورڈھٹائی سے سینما کے حیا سوز اور مخرب اخلاق مناظر دیکھتی ہیں اورصد نفرین ولعنت ہے ان کے شوہروں پر کہ وہ انہیں روکتے تو کیا بلکہ خودلے جاتے ، اوران کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

سینما کی ترویج سے پہلے عصمت فروش وآبروباختہ عورتوں کی مجلس میں کوئی وقعت وحیثیت نہ تھی لیکن سینما کی برکتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے آبروباختہ عورتوں کو ایک خاص پوزیشن دے دی ہے اب لوگ علانیہ رنڈیوں کی شان میں قصیدے لکھ رہے ہیں اور مدیران اخباران کی تصویریں اپنے پرچوں میں شائع کررہے ہیں ان تصویروں کے نیچے جہاں آراء بیگم ، زبیدہ بانو، مختار بیگم اوراسی طرح کے دوسرے معززنام درج ہوتے ہیں جن گھروں میں ان ذلیل فاحشہ عورتوں کا نام لینا بھی گناہ اور موجب شرم سمجھا جاتا تھا اب ان گھروں میں ان کی تصویریں آویزاں ہیں اور جن مجلسوں میں ان کا تذکرہ مکروہ خیال کیا جاتا تھا ان ہی مجلسوں میں اب فخریہ ان کے تذکرے کئے جاتے ہیں ان سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ سینما نے ہمارے ملک کی اخلاقی حالت کو کس طرح تباہ وبرباد کردیا ہے سینما سے ملک کے نوجوان جس طرح برباد ہورہے ہیں وہ ایک ناقابل برداشت مصیبت ہے وہ سینما میں ایکٹرسوں کو دیکھتے ہیں اوراپنی زندگی کو بھی انہی کی زندگی کے سانچے میں ڈھالنے کےلئے بے اختیار ہوجاتے ہیں پھر ان کو اس کا خیال مطلق نہیں رہتا کہ ان کا گھر برباد ہوگا تجارت ملیامیٹ ہوگی تعلیم ادھوری رہ جائے گی اور وہ سب سے بے پرواہ رہ کرنگارخانوں کا طواف شروع کردیتے ہیں ملک کے دور دراز مقامات کے نوجوان کلکتہ اور بمبئی کا سفر کرتے ہیں اور ایکٹر بننے کےلئے طرح طرح کے نقصانات اور مصائب والآم میں بتلا ہوجاتے ہیں ان تمام والہانہ ایثار وقربانی سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ انہیں خوبرو اور خوش ادا عورتوں کے ساتھ کام کرنے اور رہنے کا موقع مل جائے ، یہ تو ہمارے ملک کے نوجوانوں کا حال ہے لیکن ملک کی عورتوں میں بھی یہ جذبہ تیزی سے پیدا ہورہا ہے چنانچہ وہ بھی اسٹیج ہو آنے اوراپنے حسن وشباب اورناز وادا کی نمائش کرنے کےلئے بےتاب و بیقرار ہورہی ہیں ان حالات میں ہندوستان کی شرافت کا خدا ہی حافظ ہے اخلاق وکردار اور عزت وشرافت کی بربادی کے ساتھ غریب ہندوستانیوں کی محنت ومزدوری کے پیسے جس بے دردی سے منائع ہورہے ہیں اس کے اندازے لےلئے فلم ایکٹروں اور ایکٹریسوں کی تنخواہوں پر نظر ڈالئے کسی کی چار ہزار روپے ماہوار کسی کی تین ہزار روپے ماہوار کسی کی ڈھائی ہزار روپے ماہوار کسی کے دو ہزار ، فلموں کی تیاری کے دوسرے گرانقد مصارف وہ اس کے علاوہ ہیں اس سے اندازہ کیجیے کہ فلموں پر ماہانہ کتنا خرچ ہوتا ہوگا پھر جو سرمایہ دار فلم سازی پر اتنا سرمایہ خرچ کرتے ہیں وہ اس سے کتنا فائدہ حاصل کرتے ہوں گے اس سے اندازہ لگایئے کہ مفلس ہندوستان کےلئے سینما کس قدر غارت گراور تباہ کن ہے۔

ضرورت ہے کہ علماء کا طبقہ اس طرف توجہ کرے ، اوراخبارات ، مقررین ، واعظین اپنے اپنے حلقہ اثر میں سینما کے نقصانات سے پبلک کو مطلع کرکے اس سے روکنے کی کوشش کریں ، ، (اہلحدیث گزٹ بابت اکتوبر ۱۹۳۲ء سمہ)

نوٹ

جو مسلمان سینما بائیسکوپ کا کاروبار کرتے ہیں وہ ذرا اسلام کی تعلیم کی روشنی میں اپنے اس دھندے پر غور کریں اور انصاف کی عینک لگا کر دیکھیں کہ ان کا یہ دھندا حلال ہے یا حرام ؟

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2 ص471

محدث فتویٰ